دشمنانِ مولا علی کے واسطے

از قلم:

مفتی محمد چمن زمان نجم القادری

رئیس جامعۃ العین۔ سکھر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الناس لو اجتمعوا علی حب علی بن ابی طالب لما خلق اللہ النار

بے شک لوگ اگر سیدنا علی المرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کی محبت پہ جمع ہو جاتے تو اللہ جل وعلا دوزخ تخلیق ہی نہ فرماتا۔

(الفردوس للدیلمی ج۳ص۳۷۳)

مناقبِ خوارزمی کے الفاظ ہیں:

لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق اللہ عزوجل النار

یعنی اگر لوگ حب مولا علی پہ جمع ہو جاتے تو اللہ جل وعلا جہنم نہ بناتا۔

(مناقب خوارزمی ص۶۷)

یہ حدیث ینابیع المودۃ ج1 ص243 اور 324، ج2 ص149 اور 195 پہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت سے، ج2 ص192 پہ حضرت مولا علی کی روایت سے، ج2 ص192 ہی پر سیدنا عمرِ فاروقِ اعظم کی روایت سے اور دیگر کئی کتب میں بھی موجود ہے۔

اس رمضان سے بھی پچھلے رمضان شریف میں حضرت قبلہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب نے ایک ٹی وی پروگرام میں یہ حدیث بیان کی۔ حدیثِ پاک بیان کیے ہوئے تو کافی وقت گزر چکا لیکن کچھ وقت پہلے اس حدیث کو لے کر اشرف لاہوری تڑپ اٹھا۔ اور ایسا بری طرح تڑپا کہ اس حدیث کی سند پہ کلام کرتا تو شاید بات سمجھ میں آتی، اس ناہنجار نے اس حدیث ہی کو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ کفر قرار دے دیا۔

اشرف لاہوری کے کچھ جملے:

حضرت قبلہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب کی گفتگو کو کفر قرار دیتے ہوئے حاضرینِ محفل کے بارے میں کہا:

جتنے اس پروگرام میں بیٹھے تھے ان کے ایمان کی تو کوئی حیثیت نہیں رہی، کفر پر داد دے رہے تھے۔ اھ

پھر کہا:

مالکوں کو سوچنا چاہیے کہ کفر منڈی بنائی ہے یا کوئی چینل بنایا ہے۔ اھ

پھر کہا:

یہ اس کے لفظ ہیں، نقل کفر کفر نباشد۔ اھ

آگے چل کر کہا:

اس۔۔۔۔۔سے اس کفر کا ثبوت لیں۔ اھ

پھر قبلہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب سے کہا:

یہ منکرِ قرآن ہے۔۔۔ اھ

اشرف لاہوری کے تلملانے کے بنیادی اسباب:

ہم اشرف لاہوری کی اس تڑپ پھڑک کا سبب سمجھ سکتے ہیں۔

پہلا سبب تو یہ ہے کہ:

اس جاہل نے یہ حدیث اس سے پہلے سنی ہی نہ تھی۔ اور اللہ جل وعلا کا ارشاد گرامی ہے:

بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ

یعنی جس امر کے علم کا احاطہ نہ کر سکے تو اسے جھوٹا کہنے لگ گئے۔

اشرف لاہوری کے تڑپنے کی دوسری وجہ اس بد بخت کی ناصبیت ہے۔

چند دن پہلے اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا دفاع کرتے ہوئے کہا:

ہم جو حضرت امیر معاویہ کا دفاع کرتے ہیں وہ آدابِ الوہیت کا حصہ ہے۔ اھ

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کا دفاع آدبِ الوہیت کا حصہ بنا دیا، لیکن جب مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کی بات آئی تو تڑپ اٹھا۔ بات ہضم نہ کر سکا اور لغویات بکنے لگ گیا۔ کہنے والے نے سچ کہا:

كل اناء بما فيه ينضح

اشرف لاہوری کے تڑپنے کی تیسری وجہ دفاعِ سیدہ کائنات کی تحریک میں قبلہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب کا کلیدی کردار ہے۔

جب اس بد بخت نے سیدہ کائنات سلام اللہ تعالی علی ابیہا وعلیہا کی گستاخی کی تو اس کا ناطقہ بند کرنے والوں میں حضرت قبلہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب کا نام سرِ فہرست آتا ہے۔ اس مسئلے میں تو اس کی اوقات نہیں کہ قبلہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب کا سامنا کر سکے، لہذا بہانے ڈھونڈتا رہتا ہے کہ کسی طرح قبلہ مفتی محمد اقبال صاحب کو نیچا دکھا سکے۔۔۔ لیکن جاہل یہ نہیں جانتا کہ اس کا یہ خواب کبھی بھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو پائے گا۔

قبلہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب سے رابطہ:

جب میں نے اس ناہنجار کی گفتگو سنی تو میری قبلہ مفتی محمد اقبال چشتی صاحب سے بات ہوئی۔ آپ نے فرمایا:

"وہ بد بخت سیدہ پاک کی گستاخی کر کے اہلِسنت سے خارج ہو چکا ہے، اس لیے میں اسے منہ ہی نہیں لگانا چاہتا۔"

لیکن میں نے سوچا کہ وہ شخص پہلے بھی عوامِ اہلِسنت کو گمراہ کیے جا رہا ہے، اگر اس کی اس اول فول گفتگو کا جواب نہ دیا گیا تو اسے اور اس کے چیلوں کو مزید ناچنے کا موقع مل جائے گا، لہذا ضروری سمجھا کہ حدیث کا درست مفہوم اپنے سنی دوستوں کے سامنے واضح کیا جائے۔

حدیثِ پاک کا مفہوم:

سچ پوچھیں تو جاہل شخص اپنی کم علمی اور جہالت کی وجہ سے حدیث کے معنی سمجھ نہیں پایا تو اول فول بولنے لگ گیا، ورنہ حدیثِ پاک کا مفہوم و مطلب بالکل واضح اور فکرِ اسلامی کے عین مطابق ہے۔ اگر اس کی سند پہ گفتگو کی جائے تو اس کی گنجائش تو ہو سکتی ہے لیکن معنوی صحت میں کلام اشرف لاہوری جیسا جاہل ہی کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ، وَلَا يَبْغَضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

علی! تم سے محبت نہ کرے گا مگر ایماندار اور تم سے بغض نہ رکھے گا مگر منافق۔

(جامع ترمذی 3736)

حدیث صاف صاف بتا رہی ہے کہ حب مولا علی اور ایمان کا گہرا تعلق ہے۔۔۔

تو پھر بات حبِ مولا علی کی نہ ہوئی، بات ایمان کی ہوئی۔۔۔

اور نور الابصار میں الفاظ یہ ہیں:

حبك ايمان وبغضك نفاق

علی تیری محبت ایمان ہے اور تجھ سے بغض نفاق ہے۔

جواہر العقدین میں ہے:

حب علی ایمان وبغضه كفر

حضرت علی کی محبت ایمان اور ان سے بغض کفر ہے۔

(جواہر العقدین 204)

جب حب مولا علی ایمان ہے تو:

لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق اللہ عزوجل النار

کا مفہوم ہوا:

لو اجتمع الناس علی الایمان لما خلق اللہ عزوجل النار

یعنی اگر سب لوگ ایمان دار ہو جاتے تو اللہ جل وعلا آگ کو تخلیق ہی نہ فرماتا۔۔۔!!!

اب اس جاہل سے جا کر کوئی پوچھے کہ:

اس معنی پر کیا اعتراض ہے؟

بالفاظِ دیگر:

حُبِّ علی حب رسول ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا:

من احب علیا فقد احبنی

جس نے حضرت علی سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی۔

(مستدرک علی الصحیحین 4648)

جب حب مولا علی حب رسول ہے تو:

لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق الله عزوجل النار

کا مفہوم ہوا:

لو اجتمع الناس علی حب رسول الله ﷺ لما خلق الله عزوجل النار

اگر لوگ رسول اللہ ﷺ کی محبت پہ جمع ہو جاتے تو اللہ جل وعلا جہنم کو تخلیق نہ فرماتا۔۔۔!!!

اشرف لاہوری کو مولا علی کا نام ہضم نہیں ہو رہا، اسے کوئی بتائے کہ یہ حدیث تو فکر اسلامی کی حقیقی ترجمانی کر رہی ہے۔۔۔!!!

بالفاظِ دیگر:

ہر ایماندار اور عقلمند سمجھتا ہے کہ محبت سے مراد محبت صادقہ ہے۔ اور محبتِ صادقہ کے کچھ قاعدے اور ضابطے ہیں، ان کے بدون وہ محبت ازروئے شرع معتبر نہیں۔ اور ظاہر سی بات ہی کہ محبتِ صادقہ کے لیے ایمان باللہ وایمان بالرسول اور دیگر ایمانی تقاضوں کو پورا کرنا شرطِ اولین ہے۔

بنابریں:

لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق اللہ عزوجل

النار

کا مفہوم ہوا:

لو اجتمع الناس علی حب علی ابن ابی طالب محبۃ صدق لما خلق

اللہ عزوجل النار

اگر لوگ مولا علی سے سچی محبت پہ جمع ہو سکتے تو اللہ جل وعلا دوزخ تخلیق ہی نہ

فرماتا۔۔۔!!!

حدیثِ پاک کفر کیسے ؟؟؟(معاذ اللہ من ذالک)

قارئینِ کرام!

سطورِ بالا میں حدیثِ پاک کا جو مفہوم بیان ہوا اس سب سے قطع نظر کر کے ہم

اشرف لاہوری سے پوچھتے ہیں کہ:

تم نے اس حدیث کو کفر کیسے قرار دیا؟

محبتِ مولا علی کو نہ تو ایمان مانا جائے اور نہ ہی محبتِ رسول قرار دیا جائے۔ اس سب

سے قطع نظر کر کے اشرف لاہوری بتائے کہ:

اس حدیث کے معنی کفر کیسے ہیں؟؟؟

حدیث کی ابتدا میں کلمہ ۔لو۔ کا استعمال ہے اور اس قسم کے استعمالات میں ۔لو۔ تین امور کا افادہ کرتا ہے:

(۱): شرطیت۔ یعنی جملہ اولی اور جملہ ثانیہ کے بیچ عقدِ سببیت و مسببیت۔

(۲): شرطیت کا زمانِ ماضی سے تعلق۔

(۳): امتناع۔

اسے آسان اور مختصر االفاظ میں یوں بھی بیان کیا جا سکتا ہے کہ:

۔لو۔ انتفائے ثانی بسسبب انتفائے اول کے لیے آتا ہے۔

یعنی جملہ ثانیہ کا مضمون منفی ہے، کیونکہ جملہ اولی کا مضمون منفی ہے۔

بنابریں: حدیث کا مفہوم یوں ہوا کہ:

ما خلق الله النار کی نفی ہے، کیونکہ اجتمع الناس علی حب علی کی نفی ہے۔۔۔۔

اور نفی کی نفی اثبات ہو گا۔ یعنی:

جہنم کو تخلیق فرمایا گیا، کیونکہ سب لوگ حبِ علی پہ جمع نہ ہو سکے۔ یعنی: حب علی پہ عدمِ اجتماع جہنم کی تخلیق کا سبب بنا۔

اشرف جاہل سے کوئی پوچھے کہ اس میں کفر کیا ہے ؟؟؟

اشرف لاہوری قرآنی آیات پڑھ کر اپنے چمچوں سے تائید لے رہا ہے کہ:

کیا اس آیت کا انکار بنایا نہیں؟

اس آیت کا انکار بنایا نہیں؟

ایک آیہ مقدسہ پڑھ کر کہا:

زکوۃ نہ دینے والا جہنم میں جائے گا۔۔۔

ناانصاف بھی جہنم میں جائے گا۔۔۔

فلاں بھی جہنم میں جائے گا۔۔۔

آیتیں پڑھ پڑھ کر کہہ رہا ہے کہ اس حدیث سے ان آیات کا انکار لازم آتا ہے۔۔۔!!!

جاہل کو کوئی بتائے کہ:

حدیث کے مفاد میں اور آیاتِ قرآنیہ کے مفاد میں کسی قسم کا تعارض نہیں۔ اگر تیری عقل میں بات نہ آئے تو اپنے آپ کو بیٹھ کر رو، اور ہو سکے تو کسی غلام اہلِ بیت سے جا کر سمجھنے کی کوشش کر، ورنہ آیات و حدیث کے مفہوم میں ذرہ بھر بھی تعارض نہیں۔

حدیث کا مفاد ہے کہ:

لوگوں کا حبِ سیدنا علی پہ عدمِ اتفاق جہنم کی تخلیق کا سبب ہے۔۔۔ لیکن حدیث نے اشارۃ کنایۃ نہیں فرمایا کہ: کوئی دوسرا جہنم میں جائے گا ہی نہیں۔ تخلیق کا سبب تو لوگوں کا عدمِ اتفاق بر حب مولا علی ہے، رہی بات جہنم میں داخلے کی تو بن جانے کے بعد مولا علی کے دشمنوں کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے لوگوں کو جہنم میں بھیجا

جائے گا۔اور گستاخِ زہرا پاک بھی جہنم میں جائے گا۔

اور اشرف لاہوری نے جن آیاتِ مبارکہ کو پڑھا ان میں سے کسی آیت نے نہیں فرمایا کہ:

جہنم کی تخلیق کا سبب زکوۃ کی عدمِ ادائیگی یا ان میں سے کوئی چیز ہے۔۔۔

آیاتِ بینات جہنم میں جانے والوں کی نشاندہی کر رہی ہیں۔یعنی دخولِ جہنم کا سبب۔

اور حدیث پاک خلقِ جہنم کا سبب۔

جب آیاتِ بینات اور حدیث پاک کا مورد ہی ایک نہیں، ایک دخولِ جہنم کا سبب بیان کر رہی ہے اور دوسری خلقِ جہنم کا تو اس جاہل سے کوئی پوچھے تونے تعارض کہاں سے گھڑ لیا ہے اور کس بنیاد پر اس حدیث کو کفر قرار دے رہا ہے؟؟؟

کیا اشرف لاہوری اس آیت کو بھی کفر کہے گا؟

قرآنِ عظیم میں نارِ دوزخ کے لیے فرمایا:

أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ

اس کی تیاری کافروں کے لیے کی گئی ہے۔

اس جاہل سے کوئی پوچھے کہ:

کیا اس آیہ مقدسہ اور تونے جن آیات کو پڑھا ہے ان کے بیچ بھی تعارض بنائے گا؟

کیا اس آیت کے ماننے کو بھی دوسری آیات کے انکار کا مستلزم قرار دے گا؟

یہ آیت فرما رہی ہے کہ جہنم کی تیاری کافروں کے لیے ہے۔ اور دوسری آیات فرما رہی ہیں کہ زکوۃ نہ ادا کرنے والا بھی جہنم میں جائے گا۔۔۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے لوگ جو کافر نہیں ہوں گے وہ بھی جہنم میں جائیں گے۔۔۔ تو کیا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ اشرف لاہوری اس آیہ مقدسہ کو بھی کفر قرار دے گا؟؟؟

اگر وہ جاہل سمجھ سکے تو سمجھنے کی کوشش کرے کہ ایک آیہ مقدسہ میں اعداد و تیاری کا بیان ہے اور دوسری آیات میں داخلے کا بیان ہے۔ یعنی جہنم کی تیاری تو کافروں کے لیے کی گئی ہے، لیکن تیاری ہو جانے کے بعد دیگر بہت سے مجرمین بھی اس میں داخل کیے جائیں گے۔۔۔!!!

جیسے اس آیہ مقدسہ اور اشرف لاہوری کی پڑھی ہوئی آیات کے مفاد کے بیچ کوئی تعارض نہیں اور ایک کو ماننا دوسرے کے انکار کو مستلزم نہیں اور نہ ہی معاذ اللہ کفر کا کوئی پہلو نکلتا ہے، یونہی حدیث مذکور اور آیات مذکورہ کے مفادات کے بیچ بھی کوئی تعارض نہیں اور نہ ہی کسی ایک کو ماننا دوسرے کے انکار کو مستلزم۔۔۔!!!

حدیثِ پاک پر اعتراض اشرف لاہوری کی سخت حماقت:

میں سمجھتا ہوں کہ:

اشرف لاہوری چونکہ بالکل پاگل ہو چکا ہے اس لیے ایسی احمقانہ گفتگو کو اپنا بڑا پن سمجھتا ہے، ورنہ معمولی معلومات بلکہ معمولی سی عقل رکھنے والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ:

آیاتِ مبارکہ اور حدیثِ مذکور کے مفادات میں کوئی تعارض نہیں۔ حب مولا علی پہ

عدمِ اجتماع تخلیقِ جہنم کے لیے علتِ غائیہ کے درجہ میں ہے ، رہی بات آیاتِ مبارکہ میں بیان کردہ امور کی توان کی حیثیت امورِ مترتبہ علی الفعل کی سی ہے۔

اشرف لاہوری کے لیے آسان کیے دیتا ہوں، ہو سکتا ہے کہ سمجھ جائے:

گھر کی تعمیر اپنی رہائش کی لیے کی گئی۔ بعد ازاں اس میں مہمانوں کو بھی ٹھہرایا جائے۔ ایک حصہ کرائے پر دے دیا جائے۔ گھر کے اندر ہی ایک کمرہ بزنس میٹنگز کے لیے مختص کر دیا گیا۔ کسی ایک کمرے میں چھوٹا موٹا کاروبار شروع کر دیا گیا۔۔۔

کیا اس سارے معاملے میں کوئی منافات اور باہم تعارض قرار دیا جائے گا؟؟؟

یونہی جہنم کی تخلیق کا سبب بغضِ مولا علی ہو اور بننے کے بعد گستاخِ زہرا کو بھی اس میں ڈال دیا جائے تو آپس میں کیا تعارض ہے؟

قارئینِ ذی قدر!

یہ توجیہات جنہیں ہم نے ذکر کیا یہ بالکل عام فہم ہیں، ورنہ تدقیقِ کلام کی طرف آئیں تو دسیوں نہیں بیسیوں ایسی توجیہات ہو سکتی ہیں کہ حدیث وآیاتِ قرآنیہ میں کسی بھی قسم کا تعارض نظر نہ آئے گا۔

لیکن یہ توجیہات تو وہ کرے یا وہ سمجھے جس کی عقل کام کرتی ہو۔ جو نا ہنجار رسول اللہ ﷺ کی لختِ جگر کی گستاخی کر کے عقل سے ہاتھ دھو بیٹھا ہو وہ صرف اہلِ علم کو برا بھلا کہہ سکتا ہے۔

اشرف لاہوری سے سوال:

اور آخر میں اشرف لاہوری سے میں یہ بھی پوچھنا چاہوں گا کہ:

تم نے مفتی محمد اقبال چشتی صاحب کی گفتگو کو کفر قرار دیا۔۔۔ وہ محدثین اور علماء جنہوں نے اس حدیث کو نقل کیا اور اس پہ اعتماد کیا، ان کی گفتگو بھی کفر بنے گی یا نہیں؟

اگر نہیں اور یقینا نہیں تو ساری تکلیف مفتی محمد اقبال چشتی صاحب ہی سے کیوں؟

اور اگر تمہارے اندر انصاف کی رتی بھی موجود ہے تو ان تمام محدثین و علماء کی گفتگو کے کفر ہونے کا فتوی دو۔۔۔!!!

اشرف لاہوری کا فتوی کہاں تک پہنچ سکتا ہے۔۔۔!!!

اور علمِ حدیث سے معمولی سا تعلق رکھنے والا شخص بھی جانتا ہے کہ احادیث کے بارے میں عمومی احکام ان کی سند کے اعتبار سے لگائے جاتے ہیں۔ محدثین جس حدیث کو صحیح قرار دیں وہ نفسِ امر میں غیر ثابت ہو سکتی ہے اور جسے غیر صحیح بولیں وہ نفسِ امر میں ثابت ہو سکتی ہے۔

بنابریں:

بر تقدیرِ ثبوتِ حدیث در نفسِ امر اشرف لاہوری کو سوچ لینا چاہیے کہ اس کا کفر کا فتوی کہاں تک جائے گا۔۔۔۔!!!

وہ ناہنجار سیدۃ نساء العالمین کی گستاخی کے بعد عقل کھو بیٹھا ہے، اسے کچھ شعور نہیں کہ وہ کیا بول رہا ہے اور اس کی بات کہاں تک جارہی ہے۔

ہم اللہ جل وعلا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ کریم اپنی ناراضگی سے پناہ میں رکھے اور دلوں کے اندھے پن سے محفوظ فرمائے۔

از قلم:

محمد چمن زمان نجم القادری

یکم صفر المظفر ۱۴۴۳ھ موافق: ۰۹ ستمبر ۲۰۲۱ء

شاہ است حسین بادشاہ است حسین

دین است حسین دین پناہ است حسین

سر داد نداد دست در دستِ یزید

حقا کہ بنائے لا الہ است حسین